© rasailojaraid.com

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے سوانح نگاروں کی غلطیاں اور اُن کی اصلاح

... حسن مصباحی ... وری لکچرر طبیہ کالج نئی دہلی

... نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

... التحفۃ الحامدیہ فی

... الاستحسان

... رامپور

... رامپور کے دوران

... طبیب خاص کے عہدہ پر تقرر

... ہوئے کہ القول المرغوب ۱۸۹۲ء

... واقعہ یہ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ

خاں صاحب ... پہلی (عربی زبان میں) تصنیف ہے جو ز...

... حکیم صاحب خود اس رسالہ کے خطبے میں لکھتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں، "انی حین تلمذی علی اخی المستغرق فی علم الابدان حاذق الملک الحکیم عبد المجید خان املاءت رسالۃ فی تغذیۃ الماء المشروب وسمیتہا بالقول المرغوب" جس کا مفہوم یہ ہے کہ حکیم اجمل خان نے یہ رسالہ اس وقت لکھا جب وہ اپنے بڑے بھائی حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان سے تحصیل علم کر رہے تھے۔ حکیم اجمل خان نے اس رسالہ کی تصنیف کا زمانہ بھی متعین کر دیا ہے جس کی عبارت یہ ہے، "الرسالۃ الاولیٰ القول المرغوب فی الماء المشروب التی املئتہا فی سنۃ ۱۳۰۵ من الہجرۃ" یعنی یہ پہلا رسالہ القول المرغوب فی الماء المشروب ہے جسے میں نے ۱۳۰۵ھ میں لکھا ہے اس لئے یہ کتاب قیام رامپور کے دوران کی نہیں ہے بلکہ اس سے بہت پہلے کی ہے۔

ہمدانی صاحب نے ایقاظ النعسان کو حکیم اجمل خان کی تصنیفات میں شمار کیا ہے جو صحیح نہیں ہے بلکہ یہ کتاب حکیم شفیق الرحمٰن رام پوری کی تصنیف ہے۔ لکھنؤ اسکول کے ایک جید طبیب حکیم عبدالوحید لکھنوی (برادر خرد شیخ الہند حکیم عبدالعزیز لکھنوی بانی تکمیل الطب کالج لکھنؤ) نے غایۃ الاستحسان فی حس مخ الانسان تالیف فرمائی جس میں حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان کے اس نظریہ کا رد کیا گیا تھا کہ مخ دماغ میں حس نہیں ہوتی، حکیم عبدالوحید لکھنوی نے یہ دعویٰ کیا کہ مخ انسان میں حس ہوتی ہے۔ اس کتاب کے جواب میں حکیم شفیق الرحمٰن رام پوری نے ایقاظ النعسان فی اغالیط غایۃ الاستحسان تالیف کیا غایۃ الاستحسان ۱۲۹۹ھ میں مطبع انوار احمدی لکھنؤ میں چھپی اور ایقاظ النعسان ۱۳۲۴ھ میں افضل المطابع دہلی سے مطبوع ہوئی۔ اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ [illegible] میں بھی "ایقاظ النعسان" کو حکیم اجمل خان کی تصنیفات میں شمار کیا گیا ہے۔ ممکن ہے ہمدانی صاحب کا ماخذ یہی کتاب ہو اور اس کتاب کے مصنف کو یہاں اشتباہ ہوا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ے دھوکا ہوا ہو جو مجلہ طبیہ اور دفتر مدرسہ طبیہ کی دیگر کتب میں دئے جاتے رہے ہیں۔
ں ہیں۔ "تصانیف عالی جناب افسر الاطباء حکیم اجمل خان صاحب" کے ذیل میں اس
تاب کی بھی خوب خوب تشہیر کی ہوتی۔ بہرحال غلطی کی بنیاد کچھ بھی ہو، اس وقت ہمارے
پیش نظر ایقاظ النعسان موجود ہے جس کا ورق ورق حکیم شفیق الرحمن رام پوری
کے مؤلف ہونے کی شہادت دے رہا ہے۔

(۲) .. ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۴ء تک حکیم صاحب کا قیام زیادہ تر دلی میں رہا اور
زمانے میں دو طبی کارنامے انجام دئے ایک تو مدرسہ طبیہ کا میگزین مجلہ طبیہ
سے شائع کیا، یہ ایک ماہوار رسالہ تھا جس میں مدرسہ کی خبروں کے علاوہ طبی مضامین
بھی شائع ہوتے تھے اس رسالہ کی ادارت کے فرائض حکیم سید عبدالرزاق معلم تشریح
سے متعلق رہے ہیں ص۸۔ ہمدانی صاحب کے بہ قول مجلہ طبیہ کو حکیم اجمل خان نے
جاری فرمایا لیکن مجلہ طبیہ کی زبان کچھ اور کہتی ہے، ملاحظہ ہو مجلہ طبیہ شمارہ
نومبر ۱۹۱۴ء جلد ۱۲ نمبر ۱۱ ضمیمہ ص۳ "آپ کے بعد (یعنی حاذق الملک حکیم عبدالمجید
خان کے انتقال کے بعد۔ مصباحی) عالی جناب حکیم محمد واصل خاں مرحوم و مغفور نے
اپنے برادر مکرم حاذق الملک اول کے قدم بہ قدم اس فن شریف کی اشاعت
میں گہری دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا اور آپ نے علاوہ مدرسہ طبیہ کی اعلیٰ خدمت
کے یہ کام کیا کہ مدرسہ طبیہ کے اسٹاف میں سے بعض کو تحریک دے کر مجلہ طبیہ
رسالہ جاری فرمایا جو اب تک نہایت آب و تاب کے ساتھ طبی منافع سے ملک
کو فائدہ پہنچا رہا ہے ص۳

ہمدانی صاحب کی عبارت سے واضح ہے کہ حکیم سید عبدالرزاق صاحب معلم
تشریح مجلہ طبیہ کے وقت اجراء ہی سے اس کے اڈیٹر کے فرائض انجام دے رہے
تھے حالانکہ یہ ماہوار رسالہ حکیم مقصود علی خان رشدی کی ادارت میں جاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھا اس وقت ... بدن کی ...
صاحب کا شائع ہوا کرتا تھا۔ مجلہ طبیہ شمارہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء میں جلسہ دارالمباحثہ کے تحت کی۔ ایک عبارت ملاحظہ ہو جو واضح کرتی ہے کہ حکیم عبدالرزاق صاحب کا مجلہ طبیہ کی ادارت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ۳۰ ستمبر بروز شنبہ عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی خدمت میں طبیہ کلب کا حسب ذیل ڈیپوٹیشن حاضر ہوا۔ عالی جناب حکیم محمد احمد خان صاحب پریسیڈنٹ کلب، عالی جناب حکیم محمد غلام کبریا خاں صاحب، وائس پریسیڈنٹ کلب، عالی جناب مولوی حکیم عبدالرشید خاں ممبر کلب، عالی جناب حکیم سید عبدالرزاق صاحب، ممبر کلب، عالی جناب محمد سلطان صاحب ضیا، سکریٹری کلب۔ خاکسار اڈیٹر ممبر کلب اس کے علاوہ مجلہ طبیہ شمارہ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶ پر صاف صاف حکیم مقصود علی خاں رشدی اڈیٹر مندرج ہے۔ حوالہ جات کی ضرورت یوں پیش آئی کہ مجلہ طبیہ کے ٹائٹل پر یا آخری صفحے پر کہیں بھی اڈیٹر کا نام مندرج نہیں ہے صرف مجلہ کے مہتمم صاحبان کے نام لکھے گئے ہیں۔

(۳) دوسرا اہم کام منفرد دواؤں کی بہم رسانی اور مرکب دواؤں کی تیاری کے لیے یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی کا اجرا تھا، ۵؎۔ جہاں تک میرا حافظہ رفاقت کر رہا ہے میں نے مجلہ طبیہ کے کسی شمارے میں صاف صاف لکھا دیکھا ہے کہ اس کمپنی کا اجرا حکیم محمود اصل خاں صاحب مرحوم و مغفور نے کیا تھا مگر افسوس کہ مجلہ کا وہ شمارہ میرے پیش نظر نہیں ہے۔ میری اس یادداشت کی تائید کوثر چاندپوری کی کتاب "حکیم اجمل خاں" ص ۱۴۰ کی عبارات سے بھی ہوتی ہے ممکن ہے اس کا ماخذ بھی مجلہ طبیہ ہی ہو۔ اس ضمن میں ایک اشتہار کا حوالہ غالباً نامناسب نہ ہوگا جو مجلہ طبیہ میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو یہ کمپنی بہ سرپرستی و زیر نگرانی حاذق زماں عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب جاری ہو گئی ہے۔
اس اشتہار سے مترشح ہوتا ہے کہ ۱۴ اکتوبر سے پہلے یہ کمپنی کسی اور کی سرپرستی اور زیر نگرانی تھی۔

(۴) ہندوستان میں جاہل اور ناقابل دائیوں کی وجہ سے عورتوں اور نومولود بچوں پر غلط تدابیر اور علاج سے بڑا ظلم ہوتا تھا مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے اس مصیبت عظمیٰ سے بچانے کے لئے ایک زنانہ طبی مدرسہ کی تحریک شروع کی اور بہت تھوڑے ہی عرصہ میں چالیس ہزار روپئے فراہم کر لیا اس مدرسہ کا افتتاح ۱۹۰۹ء میں لیڈی سرلوئی ڈین لفٹننٹ گورنر پنجاب نے کیا ہے۔ فاضل مضمون نگار نے صحیح عکاسی نہیں فرمائی۔ دراصل جاہل اور ناقابل دائیوں کی وجہ سے جو نقصان ہوتا تھا اس کے تدارک کے لئے حکیم اجمل خاں نے مدرسہ دائیاں کی تحریک کی تھی چنانچہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء کو مدرسہ طبیہ گلی قاسم جان میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں مدرسہ دائیاں کے اغراض و مقاصد پیش کئے گئے اور ایک سب کمیٹی کا قیام زیر عمل آیا جس کے صدر حکیم اجمل خاں اور سکریٹری بابو شیو نرائن پلیڈر بنائے گئے اور ۱۹ دیگر معززین شہر کو اس کا ممبر بنایا گیا (جس میں فرہنگ آصفیہ کے مرتب مولوی سید احمد دہلوی بھی تھے) مدرسہ دائیاں کے نام سے ایک رپورٹ ۱۹۰۶ء میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ پھر جب چندہ کی باقاعدہ تحریک عمل میں آئی تو کانپور، قنوج، کیتھل، فرخ آباد، شملہ، اٹاوہ وغیرہ کے لئے محصل بھیجے گئے اور انھیں اسناد سفارت دی گئیں البتہ جب یہ مدرسہ اپنی اسکیم کے تحت

© rasailojaraid.com

جاری ہوا تو بوجوہ چند اس کا نام مدرسہ طبیہ زنانہ رکھا گیا اور اس کا افتتاح ۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء کو پنجاب کے لفٹننٹ گورنر بہادر کی اہلیہ ایڈتھ ڈینس کے ذریعہ عمل میں آیا۔ سعدانی صاحب نے مدرسہ دائیاں کا ذکر نہیں فرمایا جب کہ اسی نام سے تحریک کا آغاز ہوا نیز موصوف نے مدرسہ طبیہ زنانہ کا سال افتتاح ۱۹۰۸ء قرار دیا ہے جب کہ اس وقت کی روئداد میں ۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء پہ شاہد عادل ہیں (در روئداد انجمن طبیہ ۱۹۱۰ء مصنفہ حکیم اجمل خاں مرحوم، و فہرست ادویہ ہندوستانی دواخانہ ۱۹۱۳ء)

© rasailojaraid.com